© rasailojaraid.com

اماموں پر بھی اس کی زد پڑے گی۔ امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ نے بھی تقریباً چوتھائی سے زیادہ مسائل میں امام ابوحنیفہؒ سے اختلاف کیا ہے۔ عقیدتوں اور تعصّبات میں آ کر ہم ایسے ہی اندھے ہو جاتے ہیں کہ ہمارے نظریات خود ہمارے خلاف دلیل بن جاتے ہیں۔ عوام الناس کی سطح پر یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ ہم نہایت معتدل مزاج، وسیع الذہن اور غیر متعصب ہیں، عوام اس دعوے پر اس لئے یقین کر لیتے ہیں کہ ان کے سامنے فقہ کی یہ کتابیں نہیں ہوتیں وہ صرف میٹھے میٹھے لب ولہجے اور دھیمے دھیمے اندازِ گفتگو کے فریب میں آ جاتے ہیں، اس گفتگو میں پائے جانے والے تندوتیز طنز اور تعصب کو سمجھ نہیں پاتے۔ فقہ حنفی کی کتابوں کی اس قدر فضیلت بیان کرنا کہ۔

"انہیں صرف دیکھ لینا ہی رات بھر کی تہجد نماز سے بہتر ہے"۔

اس کا مقصد اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ لوگوں کو قرآن وحدیث سے دور رکھا جائے۔ لوگوں کو سارا اجر وثواب اور دین وشریعت صرف فقہ کی کتابوں سے ہی مل جائے انہیں قرآن وحدیث کی طرف رجوع کرنے کی زحمت ہی نہ کرنا پڑے۔ قرآن سے دور رکھنے کے لئے ہی یہ ترغیب دلائی گئی ہے۔ کہ کچھ قرآن پڑھنے کے بعد فقہ سیکھنا باقی قرآن سیکھنے سے افضل ہے۔ اس اصول کی روشنی میں احناف کے مدارس میں کیا نصاب ترتیب پاتا ہو گا اس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے دین کے بنیادی ماٴخذ قرآن وحدیث کو ثانوی حیثیت دے کر علوم فقہ کو ان پر فوقیت دی جاتی ہے۔

قرآن وحدیث سیکھنے سکھانے اور پڑھنے پڑھانے کی ترغیب دلانا کسی مسلک کے کھرے ہونے کی دلیل ہے اور قرآن وحدیث سے عوام الناس کو دور رکھنے کی کوشش کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ دال میں کچھ کالا ہے۔ مسلک اعتدال یہ نہیں کہ جس امام کے مقلد ہیں ہر مسئلے میں اس کی مانیں بلکہ مسلک اعتدال تو یہ ہے کہ جس مسئلے میں جس امام کا موٴقف قرآن وحدیث پر مبنی ہے اس مسئلے میں اس امام کی بات مان لی جائے۔ کسی امام کا قرآن و حدیث کے خلاف غلط موٴقف مان لینا نہ تو شریعت کا تقاضا ہے اور نہ ہی اس امام کی پیروی کا کیونکہ چاروں اماموں سے اس بات کی توقع رکھنا کہ وہ جاننے کے بعد بھی قرآن وحدیث کے مقابلے میں اپنے قول پر اڑیں گے ان آئمہ کی گستاخی ہے جبکہ ان کے اقوال موجود ہیں کہ اگر ہمارا کوئی قول قرآن وحدیث سے ٹکرائے ہمارے قول کو دیوار پر دے مارنا اور قرآن وحدیث کی پیروی کرنا۔

یوسف یوحنا کا قبول اسلام

گذشتہ دنوں پاکستانی آل راوٴنڈر اظہر محمود کا ایک بیان اخبارات میں شائع ہوا کرکٹر نے کہا کہ "تین چار سال قبل کے مقابلے میں اس وقت پاکستان کرکٹ ٹیم کے کھلاڑی کافی مذہبی ہو چکے ہیں۔ پانچ وقت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی باجماعت نماز ادا کرتے ہیں جبکہ پہلے بعض کھلاڑی شراب بھی پیتے تھے۔

پاکستان ٹیم میں اتنی بڑی تبدیلی کیسے ممکن ہوئی سٹے بازی میں ملوث ہو کر ملک کی عزت کو داؤ پر لگانے والے کھلاڑیوں میں ایمانداری کی اسپرٹ کیونکر پیدا ہو سکی۔ جبکہ سخت قوانین اور کڑی نگرانیوں کے باوجود بھی کھلاڑیوں کا اخلاقی مورال بلند نہیں کیا جا سکا تھا۔ اس کا واضح جواب ٹیم کے کپتان انضمام الحق کا مذہب کی طرف رجحان ہے۔ پاکستان کرکٹ ٹیم میں مذہبی رجحانات کا آغاز شہرت یافتہ اوپنر سعید انور کے تبلیغی جماعت جوائن کرنے سے ہوا۔ ان کے زیر اثر دیگر کرکٹرز بھی مذہب کی طرف مائل ہوئے اور آج شعیب اختر جیسا خود سر نوجوان بھی دیگر کھلاڑیوں کے ساتھ نماز پڑھتا ہوا نظر آتا ہے۔

کرکٹ ٹیم میں مذہبی رجحان کے اثرات ان کھلاڑیوں پر بھی ہوئے جو مسلمان نہیں تھے۔ گذشتہ دنوں دانش کنیریا جن کا ہندو مذہب سے تعلق ہے ٹی وی انٹرویو کے دوران کئی مرتبہ ان کی زبان سے ان شاء اللہ کے الفاظ ادا ہوئے اور کئی مرتبہ انہوں نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے، اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی ہدایت یاب فرمائے آمین۔ نہ صرف کرکٹ بلکہ کھیلوں کی دنیا کا ایک بڑا واقعہ ٹیسٹ کرکٹر یوسف یوحنا کا قبول اسلام ہے جن کا اسلامی نام محمد یوسف رکھا گیا ہے۔ یہ بھی نتیجہ اسی مذہبی رجحان کا ہے جو پہلے پہل چند با اثر کرکٹر میں پیدا ہوا اور بتدریج پوری ٹیم پر اثر انداز ہوا۔

محمد یوسف کا قبول اسلام کا واقعہ بتاتا ہے کہ ہم پیشہ اور ہم منصب کی تبلیغ زیادہ مؤثر ہے۔ ڈاکٹر ڈاکٹر کی بات توجہ سے سنتا ہے، انجینئیر انجینئیر کی اور کرکٹر کرکٹر کی۔ یہ واقعہ ثابت کرتا ہے کہ معاشرتی اصلاح کے لئے صرف علمائے کرام کی تبلیغی کاوشیں کافی نہیں۔ اس کے لئے ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کو تبلیغی مشن اختیار کرنا ہوگا۔ دو سو عالم دین مل کر بھی شاید محمد یوسف کو اسلام کی طرف مائل نہ کر سکے۔ لیکن چند کرکٹرز نے یہ کام کر دکھایا۔

ہم پیشہ و ہم منصب کی تبلیغ مؤثر ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہم پیشہ افراد کے ساتھ ہی انسان کا زیادہ وقت گزرتا ہے بے تکلفی بھی زیادہ ہوتی ہے۔ ایک دوسرے کے اخلاق و کردار سے بھی زیادہ واقف ہوتے ہیں زیادہ اختلاط کی وجہ سے تبلیغ میں تسلسل قائم رکھا جا سکتا ہے۔ ذہن میں پیدا ہونے والے اشکالات کا بروقت ازالہ کیا جا سکتا ہے۔ بے تکلفی کی وجہ سے مدعووہ تمام سوالات کر سکتا ہے جو اس کے ذہن میں موجود ہوتے ہیں لیکن کسی اجنبی کے سامنے وہ سوالات رکھنے کی ہمت نہیں کرتا۔ اسی طرح مبلغ اور داعی بھی ان تمام حساس اختلافی موضوعات پر بے تکلفی کے ساتھ بات کر سکتا ہے جو اگر اجنبیت کے ماحول میں کرے تو لڑائی جھگڑے تک نوبت پہنچ جائے مثلاً میرے ایک کزن خوب اہتمام کے ساتھ گیارہویں کی نیاز کرتے ہیں ہر دو تین ہفتے بعد عبداللہ شاہ غازیؒ کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رار پر حاضری بھی دیتے ہیں اور ایک روز میں نے ان سے پوچھا کاروبار کیسا جا رہا ہے؟ کہنے لگے بہت مندہ ہے۔ میں نے ازراہ مذاق کہا لگتا ہے آج کل آپ مزار شریف پر حاضری نہیں دے رہے جس کی وجہ سے بابا جی نے راض ہو کر آپ کی روزی تنگ کر دی ہے۔ چار و ناچار کہنے لگے ارے نہیں جی روزی دینے والی ذات تو اوپر بیٹھی ہے میں نے کہا پھر غیروں کے در پر حاضری کیوں دیتے ہو کہنے لگے کہ وہ اللہ کے نیک بندے ہیں، میں نے کہا وہ ب نہیں، تھے اب تو وہ دنیا سے جا چکے ہیں اب وہ آپ کے کسی کام نہیں آئیں گے۔ مطلب یہ بے تکلفی کی وجہ سے یہ مکالمے ممکن ہوئے بصورت دیگر یہ مکالمے تو لڑائی جھگڑے کا سبب بن سکتے تھے۔

اس پس منظر کو سامنے رکھ کر یہ بات سمجھنا آسان ہے کہ تبلیغ دین کے لئے مخصوص مذہبی طبقے پر ہی انحصار کرنا درست نہیں ہے، ہم میں سے ہر شخص کو اس ذمہ داری کا احساس کرنا چاہئے کیونکہ آپ کے حلقہ اثر میں جو تبدیلی آپ کی تبلیغ سے آسکتی ہے۔ وہ کسی بڑے سے بڑے مولوی صاحب کی تبلیغ سے بھی نہیں آسکتی۔

حافظ عبدالغفور بن قاری عبدالرشید کی پاکستان آمد

حافظ عبدالغفور بن قاری عبدالرشید جو کہ مدینہ یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں۔ سالانہ امتحانات کے بعد گرمیوں کی سالانہ تعطیلات گزارنے کیلئے مورخہ 26 مئی بروز جمعۃ المبارک کو وطن واپس آئے۔ اسلام آباد ائیر پورٹ پر ان کے دوست احباب نے ان کا استقبال کیا۔ تقریباً تین ماہ کی تعطیلات کے دوران خطبات جمعہ کے علاوہ دروس کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔

تقریب افتتاح سٹیچرز بوتیک جمیل پلازہ سول لائن جہلم

شیخ محمد رزاق کے صاحبزادے اور شیخ محمد اسحاق کے بھتیجے شیخ محمد اعجاز نے اپنے نئے کاروبار کا آغاز مورخہ 19 مئی بروز جمعۃ المبارک 5:30 بجے شام کیا۔ انہوں نے اپنی نئی دوکان کا نام ''سٹیچرز بوتیک'' رکھا ہے۔ ان کی دوکان جمیل پلازہ سول لائن کے بیسمنٹ میں ہے۔ تقریب کا آغاز رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر کے درس قرآن سے ہوا، اس موقع پر مہمان خصوصی جناب الحاج شیخ محمد شفیع صاحب تھے۔ اس تقریب میں ان کے دوست احباب کے علاوہ بڑی تعداد میں تاجر برادری نے بھی شرکت کی۔ حافظ صاحب کی دعائے خیر و برکت سے یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

© rasailojaraid.com